سوال

(5) آسیب زدہ کے جسم میں جن کے داخل ہونے کا مسئلہ اور جن کے انسان سے مخاطب ہونے کا جواز

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آسیب زدہ کے جسم میں جن کے داخل ہونے کا مسئلہ اور جن کے انسان سے مخاطب ہونے کا جواز

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شعبان ۱۴۰۷ ہجری کے بعض مقامی وغیر مقامی اخبارات وجرائد نے مختصر ومطول پر وہ خبریں شائع کیں، جو میرے پاس اس جن کے مشرف بہ اسلام ہونے کے بارے میں تھیں، جس کا یہاں ریاض میں ایک مسلمان خاتون پر سایہ تھا، اس آسیب زدہ خاتون پر جب برادر عبداللہ بن مشرف عمری مقیم ریاض نے قرآن مجید آیات پڑھیں اور جن سے مخاطب ہوکر اسے اللہ تعالی کا خوف یاد دلایا، وعظ ونصیحت کی اور اسے بتایا کہ ظلم کرنا حرام اور کبیرہ گناہ ہے اور پھر جب جن نے عبداللہ کو بتایا کہ وہ کافر ہے اور بدھ مت سے اس کا تعلق ہے تو عبداللہ نے اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی تو اس نے عبداللہ کے پاس اسلام قبول کرنے کا اعلان کردیا، پھر عبداللہ اور عورت کے وارثوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ اس عورت کو لے کر میرے پاس آئیں تاکہ میں بھی جن کے مشرف بہ اسلام ہونے کے اعلان کو سن سکوں، چنانچہ جب یہ لوگ میرے پاس آئے تو میں نے اس جن سے پوچھا کہ تمہارے اس عورت کے جسم میں داخل ہونے کے اسباب کیا ہیں؟ اس نے مجھے اسباب بتائے، اس وقت وہ اگرچہ عورت کی زبان سے بات کررہا تھا لیکن وہ مرد کا کلام تھا، عورت کا کلام نہ تھا، یہ آسیب زدہ خاتون میرے قریب ہی کرسی پر بیٹھی تھی، اس عورت کا بھائی، اس کی بہن، عبداللہ بن مشرف مذکور اور بعض علماء بھی اس موقع پر موجود تھے اور وہ سب جن کی باتوں کو سن رہے تھے، اس نے بڑی صراحت کے ساتھ اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا اور بتایا کہ اس کا تعلق بدھ مت سے ہے اور وہ ہندوستان کا رہنے والا ہے۔ میں نے بھی اسے نصیحت کی، اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرنے کی وصیت کی اور کہا کہ اس عورت کے جسم سے نکل جاو اور اس پر ظلم سے باز رہو، اس نے میری ان سب باتوں کو قبول کرلیا اور کہا کہ اب میں دائرہ اسلام میں داخل ہوچکا ہوں تو میں نے کہا کہ جب تمہیں اللہ تعالی نے ہدایت سے نواز دیا ہے تو اب اپنی قوم کے سامنے بھی اسلام کی دعوت کو پیش کرو، اس نے وعدہ کیا اور عورت کو چھوڑ کر چلا گیا، جاتے وقت اس کی زبان سے آخری کلمہ جو سنا وہ یہ تھا کہ ''السلام علیکم'' اس کے بعد عورت نے اپنے معمول کے مطابق اپنے لہجہ میں گفتگو شروع کردی اور محسوس کیا کہ اس کا بوجھ ختم ہوگیا ہے اور اب وہ راحت اور سکون محسوس کرتی ہے۔ اس کے بعد وہ قریبا ایک ماہ یا کچھ دن زیادہ تھے کہ دوبارہ اپنے دو بھائیوں، خالہ اور بہن کے ساتھ میرے پاس آئی اور اس نے بتایا کہ وہ خیر وعافیت سے ہے اور وہ دوبارہ اس کے پاس نہیں آیا۔ والحمد للہ! میں نے اس عورت سے پوچھا کہ وہ جن جب اس کے جسم کے اندر موجود تھا تو وہ کیا محسوس کرتی تھی؟ اس نے جواب دیا کہ اس وقت وہ بہت غلط قسم کے افکار وخیالات محسوس کرتی تھی جو شریعت کے خلاف ہیں، وہ بدھ مت کی طرف میلان محسوس کرتی تھی اور اس مذہب کی کتابوں کی طرف اس کا میلان تھا لیکن جب اللہ تعالی نے اس جن سے نجات دی تو یہ غلط افکار وخیالات بھی ازخود زائل ہوگئے اور وہ ان خیالات وافکار پریشان سے نجات پاکر اپنی پہلی حالت پر آگئی، جس میں اس قسم کے غلط خیالات کا قطعا کوئی وجود نہ تھا۔

فضیلۃ الشیخ علی طنطاوی کے بارے میں مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ انہوں نے اس قسم کے واقعہ کے رونما ہونے کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ دجل وفریب اور جھوٹ ہے اور ممکن ہے

کہ عورت کے پاس اس وقت کوئی ٹیپ رکارڈر ہوجس پر گفتگو رکارڈ کی گئی ہو جو اس وقت سنادی گئی اور عورت نے خود بات نہ کی ہو میں نے وہ کیسٹ بھی منگوائی جس پر شیخ طنطاوی کی یہ گفتگو ریکارڈ کی ہوئی تھی تو مجھے ان کی اس بات سے بہت تعجب ہوا ہے کہ میں نے تو خود جن سے کئی سوالات کیئے تھے، جن کے اس نے جواب دیئے تو کوئی عقلمند یہ کیسے گمان کرسکتا ہے کہ میرے ذہن کے سوالات اور جن کے جوابات پہلے ہی سے ریکارڈ کرلئے گئے تھے نیز شیخ طنطاوی نے یہ بھی کہا کہ کسی جن کا انسان کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہونا حسب ذیل ارشاد باری تعالی کے منافی ہے، جو قصہ سلیمان کے ضمن میں مذکور ہوا ہے کہ :

وَهَبْ لِى مُلْكًا لَّا يَنۢبَغِى لِأَحَدٍ مِّنۢ بَعْدِىٓ... ۳۵ ...سورة ص

''اور مجھ کو ایسی بادشاہی عطا کرکہ میرے بعد کسی کو شایاں نہ ہو۔''

بلاشک وشبہ شیخ طنطاوی کی یہ بات غلط اور ان کا یہ فہم باطل ہے۔۔۔ اللہ تعالی انہیں ہدایت سے نوازے۔۔۔ کسی جن کا کسی انسان کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہونا حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا کے منافی نہیں ہے کیونکہ جنوں کی ایک بہت بڑی جماعت نبی کریم ﷺ کے دست مبارک پر مشرف بہ اسلام ہوئی تھی۔ اللہ تعالی نے سورۃ الاحقاف اور سورۃ الجن میں اس کی وضاحت فرمائی ہے اور صحیحین میں حضرت ابوہریرہ

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''شیطان میرے سامنے آیا اور اس نے بڑا زور لگایا کہ میری نماز کو توڑ دے لیکن اللہ تعالی نے مجھے اس پر غلبہ عطا کیا اور میں نے اسے پچھاڑ دیا اور ارادہ کیا کہ اسے ستون کے ساتھ باندھ دوں تاکہ صبح ہوجائے تو تم اسے دیکھو لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی یہ دعا یاد آگئی کہ ''وَهَبْ لِى مُلْكًا لَّا يَنۢبَغِى لِأَحَدٍ مِّنۢ بَعْدِىٓ تو اللہ تعالی نے اسے ناکام نامراد واپس لوٹا دیا۔'' یہ الفاظ صحیح بخاری کی روایت کے ہیں اور صحیح مسلم کی روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ ''عفریت جن رات کو میرے پاس آیا تاکہ میری نماز کو قطع کردے لیکن اللہ تعالی نے مجھے اس پر غلبہ عطا کیا اور میں نے اسے پچھاڑ دیا۔ میں نے ارادہ کیا کہ اسے ستون کے ساتھ باندھ دوں تاکہ صبح ہوجائے تو تم اسے دیکھو لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی یہ دعا یاد آگئی کہ ''وَهَبْ لِى مُلْكًا لَّا يَنۢبَغِى لِأَحَدٍ مِّنۢ بَعْدِىٓ تو اللہ تعالی نے اسے ناکام نامراد واپس لوٹا دیا۔''

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے امام بخاری رحمۃ اللہ کی شرط کے مطابق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ روایت ذکر کی ہے کہ نبی ﷺ نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ کے پاس شیطان آیا لیکن آپ نے اسے پکڑ کر پچھاڑ دیا اور اس کا گلا گھونٹ دیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''حتی کہ میں نے اس کی زبان کی ٹھنڈک اپنے ہاتھ پر محسوس کی۔ اگر سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو لوگ اسے صبح بندھا ہوا دیکھتے۔'' امام احمد اور ابوداود نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں کہ ''میں نے اسے اپنے ہاتھ سے پکڑلیا اور میں اس کا گلہ دباتا رہا حتی کہ میں نے اس کے لعاب کی ٹھنڈک کو اپنی دوانگلیوں یعنی انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی کے درمیان محسوس کیا۔''

امام بخاری نے ''صحیح'' میں تعلیقا مگر صحت کے وثوق کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت کو بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے صدقہ رمضان کی حفاظت کے لئے مامور فرمایا لیکن رات کو میرے پاس ایک آنے والا آیا اور اس نے کھانے کی اشیاء کو کپڑے میں ڈالنا شروع کردیا تو میں نے اسے پکڑلیا اور کہا اللہ کی قسم !میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پش کروں گا تو وہ کہنے لگا ''میں بہت ضرورت مند ہوں، اہل وعیال کا مجھ پر بوجھ ہے اور مجھے بڑی سخت ضرورت ہے۔ ''تو میں نے اسے چھوڑ دیا اور جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ابوہریرہ !تمہارے رات والے قیدی کا کیا بنا ؟''میں نے عرض کیا ''یارسول اللہ !اس نے سخت ضرورت اور اہل وعیال کے بوجھ کی شکایت کی تو میں نے اس پر رحم کرتے ہوئے اسے چھوڑدیا۔ ''آپ نے فرمایا ''اس نے جھوٹ بولا ہے اور وہ دوبارہ پھر آئے گا۔ ''رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے مجھے یقین ہوگیا کہ وہ دوبارہ پھر آئے گا۔ لہذا میں گھات لگا کر بیٹھ گیا، چنانچہ وہ آیا اور اس نے پھر کھانے کی اشیاء کو کپڑے میں ڈالنا شروع کردیا اور میں نے اسے پکڑلیا اور کہا کہ تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پش کروں گا تو وہ کہنے لگا کہ مجھے چھوڑ دو میں بہت ضرورت مند ہوں، اہل وعیال کا مجھ پر بوجھ ہے۔ میں دوبارہ نہیں آوں گا۔ ''تو میں نے اس پر رحم کرتے ہوئے اسے چھوڑدیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا ''ابوہریرہ !تمہارے رات والے قیدی کا کیا بنا ؟''میں نے عرض کیا ''یارسول اللہ !اس نے ضرورت اور اہل وعیال کی شکایت کی تو میں نے اس پر رحم کرتے ہوئے اسے چھوڑدیا۔ ''آپ نے فرمایا ''اس نے جھوٹ بولا ہے اور وہ دوبارہ پھر آئے گا۔ ''تو میں تیسری بار پھر اس کی گھات میں بیٹھ گیا، وہ آیا اور اس نے کھانے کی اشیاء کو کپڑے میں ڈالنا شروع کردیا تو میں نے اسے پکڑلیا اور کہا کہ میں اب تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پش کروں

گا، یہ تیسری دفعہ ہے، تم وعدہ کرتے ہو کہ آئندہ نہیں آو گے لیکن پھر آجاتے ہو۔ ''تو وہ کہنے لگا''میں چھوڑدو میں تجھے کلمات سکھاتا ہوں، جن سے اللہ تعالی تمہیں نفع دے گا؟''میں نے کہا کہ ''کون سے کلمات؟'کہنے لگا کہ ''جب تم سونے کے لئے بستر پر آو تو آیۃ الکرسی

اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۲۵۵ ... سورۃ البقرۃ

آخر تک پڑھ لو، اس سے اللہ تعالی کی طرف سے مقرر کردہ ایک فرشتہ تمہاری حفاظت کرتا رہے گا اور صبح تک شیطان تمہارے قریب نہ آئے گا۔ ''میں نے اسے چھوڑ دیا صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا''تمہارے رات والے قیدی کا کیا بنا؟''میں نے عرض کیا''یارسول اللہ (ﷺ) اس نے مجھے کچھ کلمات سکھائے جن کے بارے میں اس کا یہ کہنا تھا کہ ان سے اللہ تعالی مجھے نفع دے گا۔ ''تو میں نے اسے چھوڑدیا۔ آپؐ نے فرمایا''کون سے کلمات؟''میں نے عرض کیا''اس نے مجھ سے کہا کہ جب تم اپنے بستر پر سونے کے لئے آو تو آیۃ الکرسی اول سے آخر تک پڑھ لو، اس سے اللہ تعالی کی طرف سے مقرر کردہ ایک فرشتہ تمہاری حفاظت کرتا رہے گا اور صبح تک شیطان تمہارے قریب نہ آئے گا۔ ''صحابہ کرامؓ خیر و بھلائی کی بات حاصل کرنے کے چونکہ شدید خواہش مند تھے، اس لئے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات سن کر اسے چھوڑدیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا''اس نے بات سچی کی ہے اگرچہ وہ خود بڑا جھوٹا ہے۔ ''پھر آپؐ نے فرمایا''ابوہریرہ! تمہیں معلوم ہے یہ تین راتیں تم کس سے باتیں کرتے رہے ہو؟''ابوہریرہ نے عرض کیا''جی نہیں۔ ''فرمایا''یہ شیطان تھا۔ ''

(صحیح البخاری مع الفتح، ج۴ص:۴۸۶)

صحیح بخاری و صحیح مسلم کی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''شیطان انسان کے اندر اس طرح چل پھر سکتا ہے، جس طرح خون گردش کرتا ہے۔ ''

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ''مسند''جلد۴، ص:۲۱۶ میں صحیح سند کے ساتھ یہ حدیث ذکر کی ہے کہ عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے یہ عرض کیا''یارسول اللہ! شیطان میرے اور میری نماز وقرات میں حائل ہوجاتا ہے۔ ''آپؐ نے فرمایا''یہ شیطان خنزب ہے جب تم اسے محسوس کرو تو تعوذ پڑھ کر اپنے بائیں جانب تین بار تھوکو۔ ''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ''میں نے جب اسی طرح کیا تو اللہ عزوجل نے اسے مجھ سے دور فرمادیا۔ ''اسی طرح احادیث صحیحہ سے یہ ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہر انسان کے ساتھ اللہ تعالی نے اس کا ایک ساتھ فرشتوں میں سے اور ایک شیطانوں میں سے مقرر کیا ہے حتی کہ خود نبی کریم ﷺ بھی اس سے مستثنی نہیں ہیں لیکن اللہ تعالی نے شیطان کے سلسلہ میں آپؐ کی مدد فرمائی اور وہ مسلمان ہوگیا ہے اور آپؐ کو وہ خیر و بھلائی کے کام ہی کی ترغیب دیتا ہے۔

اللہ عزوجل کی کتاب، رسول اللہ ﷺ کی سنت اور اجماع امت سے یہ ثابت ہے کہ جن انسان کے جسم میں داخل ہوسکتا اور اسے آسیب میں مبتلا کرسکتا ہے۔ لہذا کسی عالم کے لئے کہ کیسے جائز ہے کہ وہ اس کا انکار کرے جب کہ اس کی بنیاد بھی علم وہدایت کے بجائے بعض ان اہل بدعت کی تقلید پر ہو جو اہل سنت والجماعت کے مخالف ہیں۔

فاللہ المستعان ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

اب میں قارئین کرام کے سامنے اس سلسلہ میں اہل علم کے چند ارشادات نقل کروں گا۔ مندرجہ ذیل ارشاد باری تعالی ہے:

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَوٰا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَٰنُ مِنَ الْمَسِّ ۲۷۵ ... سورۃ البقرۃ

''جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قبروں سے) اس طرح (حواس باختہ) اٹھیں گے جیسے کسی کو شیطان (جن) نے لپٹ کر دیوانہ بنادیا ہو۔ ''

کے بارے مفسرین کے اقوال:

ابوجعفر بن جریر (طبری) رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ سود کھانے والے اس طرح حواس باختہ ہوکر اٹھیں گے جس طرح دینا میں وہ شخص تھا جسے شیطان نے آسیب میں مبتلا کرکے مجنون بنادیا ہو۔ امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس آیت کی تفسیر میں یہی لکھا ہے کہ سود خور قبروں سے اس طرح اٹھیں گے جیسے وہ شخص جو شیطان کے آسیب کی وجہ سے مجنون بن گیا ہو۔ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ سود کھانے والے قیامت کے دن اپنی قبروں سے اس طرح اٹھیں گے جس طرح آسیب زدہ اور جسے شیطان نے دیوانہ بنادیا ہو، دیوانگی کی حالت میں کھڑا ہوتا ہے اور اس کے کھڑے ہونے کی یہ حالت نہایت مضحکہ خیز ہوتی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''سود خور کو روز قیامت اس مجنون کی طرح اٹھایا جائے گا جس کا گلا گھونٹا جارہا ہو'' (ابن ابی حاتم) عوف بن مالک، سعید بن جبیر، سدی، ربیع بن انس ،قتادہ اور مقاتل بن حیان سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس شخص کا قول فاسد ہے جو اس بات کا انکار کرتا ہے کہ جن انسان کو آسیب میں مبتلا کرسکتا ہے اور گمان کرتا ہے کہ یہ بعض طبیعتوں کا اپنا فعل ہوتا ہے کیونکہ شیطان انسان کا اندر نہیں چل سکتا اور نہ اسے جنون میں مبتلا کرسکتا ہے۔

اس مسئلہ میں مفسرین کے بہت سے ارشادات ہیں، جو انہیں معلوم کرنا چاہیں، وہ کتب تفسیر میں ملاحظہ کرسکتے ہیں۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب

''ایضاح الدلالۃ فی عموم الرسالۃ للثقلین'' جو مجموع الفتاوی، ج ۱۹، ص: ۹ سے ۶۵ تک موجود ہے، میں فرماتے ہیں کہ یہی وجہ ہے کہ معتزلہ کی ایک جماعت مثلا جبائی اور ابوبکر رازی وغیرہ نے جن کے آسیب زدہ کے جسم میں داخل ہونے کا انکار کیا ہے۔ البتہ جنوں کے وجود کا انہوں نے انکار نہیں کیا کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث سے جس طرح جنوں کا وجود ظاہر ہے، اس طرح انسانی جسم میں ان کا داخل ہونا ظاہر ہے لیکن ان کی یہ بات غلط ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ابوالحسن اشعری نے ''مقالات اہلسنت والجماعت'' میں ذکر کیا ہے کہ اہل سنت کا یہ بھی قول ہے کہ جن آسیب زدہ کے جسم میں داخل ہوسکتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے۔ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا ... سورۃ البقرۃ

عبداللہ بن احمد بن حنبل بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد گرامی سے کہا کہ کچھ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ جن، انسانوں کے جسم میں داخل نہیں ہوسکتا تو انہوں نے فرمایا بیٹا یا لوگ غلط کہتے ہیں۔ جن، انسانوں کے اندر داخل ہوکر اس کی زبان سے بات کرسکتا ہے، اس مسئلہ کو ہم نے اپنی جگہ پر تفصیل سے بیان کیا ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے مجموع الفتاوی، ج ۲۴، ص: ۲۷۷، ۲۷۶ میں یہ بھی لکھا ہے کہ وجود کتاب اللہ، سنت رسول اللہ ﷺ اور امت کے سلف اور ائمہ کے اتفاق سے ثابت ہے نیز باتفاق ائمہ اہلسنت والجماعت یہ بھی ثابت ہے کہ جن، انسان کے بدن میں داخل ہوسکتا ہے کہ ارشاد باری تعالی ہے الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا (البقرۃ ۲/۲۷۵) صحیح بخاری میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''شیطان ابن آدم کے جسم میں یوں چل سکتا ہے، جس طرح خون کی گردش جاری ہے۔''

عبداللہ بن امام احمد بن حنبل بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد گرامی سے کہا کہ کچھ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ جن، انسانوں کے جسم میں داخل نہیں ہوسکتا تو انہوں نے فرمایا بیٹا یا لوگ غلط کہتے ہیں۔ جن، انسانوں کے اندر داخل ہوکر اس کی زبان سے بات کرسکتا ہے، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات فرمائی ہے یہ ایک مشہور امر ہے، چنانچہ دیکھا گیا ہے کہ آدمی جب آسیب زدہ ہوتا ہے تو وہ ایسی زبان بولتا ہے جو ناقابل فہم ہوتی ہے اور اس کے جسم پر ایسی سخت ضرب لگائی جاتی ہے کہ اگر اونٹ کو بھی لگائی جائے تو اس پر بھی زبردست اثر انداز ہو لیکن آسیب زدہ اس ضرب کو محسوس نہیں کرتا اور نہ وہ اس کلام کو محسوس کررہا ہوتا ہے، جسے وہ بول رہا ہوتا ہے اور کبھی یوں ہوتا ہے کہ آسیب زدہ کسی ایسے انسان کو کھینچتا ہے جو تندرست ہوتا ہے اور کبھی اس بستر کو لپیٹنے لگ جاتا ہے، جس پر وہ بیٹھا ہو، لیکن اشیاء کو ایک جگہ سے دوسری جگہ الٹ پلٹ کرنا شروع کردیتا ہے اور کبھی اس طرح کی کئی اور حرکتیں کرتا ہے جن کے دیکھنے والے کو یہ یقین ہوجاتا ہے کہ انسان کی زبان سے بات کرنے والا اور ان تمام اشیاء کو حرکت دینے والا انسان نہیں بلکہ کوئی اور جنس ہے۔

ائمہ مسلمین میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس نے آسیب زدہ کے جسم میں جن کے داخل ہونے کا انکار کیا ہو، جو شخص اس کا انکار کرے اور یہ دعوی کرے کہ شریعت اس کی تکذیب کرتی ہے تو وہ شریعت کی طرف ایک جھوٹی بات منسوب کرتا ہے کیونکہ ادلہ شرعیہ میں کوئی ایسی دلیل نہیں جو اس کی نفی کرتی ہو۔

امام ابن قیمؒ اپنی کتاب زاد المعاد فی ہدی خیر العباد' ج ۴، ص: ۶۶۔ ۶۹ میں فرماتے ہیں کہ ''آسیب کی دو قسمیں ہیں (۱) وہ جو خبیث زمینی روحوں کی وجہ سے ہوتا ہے اور (۲) وہ جو ردی اخلاط کی وجہ سے ہوتا ہے، اور متاخر الذکر قسم وہ ہے جس کے سبب اور علاج وغیرہ کے بارے میں اطباء گفتگو کرتے ہیں۔

روحوں کی وجہ سے جو جنون ہے، مسلمانوں کے ائمہ اور عقلاء اس کا اعتراف کرتے ہیں، اس کی تردید نہیں کرتے بلکہ اعتراف کرتے ہیں کہ اس کا علاج یہ ہے کہ خبیث اور شریر روحوں کے مقابلہ میں نیک، شریف اور عظیم الشان روحوں کو پیش کیا جائے، اس سے خبیث روحوں کے اثرات ختم ہوجائیں گے، ان کے افعال باطل ہوجائیں گے۔ بقراط نے بھی اس کا اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے، چنانچہ اس نے جنون کی بعض صورتوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ اس جنون کےلئے مفید ہے جس کا سبب اخلاط (جسمانی رطوبتوں کا بگاڑ) اور مادہ ہو اور وہ جنون جس کا سبب ارواح ہوں، اس کےلئے یہ طریق علاج مفید نہیں ہے۔

جاہل، گھٹیا اور نچلے درجہ کے اطباء اور زندیقیت پر اعتقاد رکھنے والے، روحوں کے جنون کا انکار کرتے ہیں اور اس بات کو تسلیم نہیں کرتے کہ روحیں مجنون کے جسم پر اثرانداز ہوسکتی ہیں اور ان کا یہ انکار جہالت کی وجہ سے ہے کیونکہ فن طب میں بھی اس کی ممانعت کی کوئی دلیل نہیں ہے اور پھر حس اور وجود اس کے شاہد عدل ہیں، ان کا یہ کہنا کہ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ بعض اخلاط غالب آجاتی ہیں، تو یہ جنون کی بعض قسموں میں تو ہوتا ہے لیکن تمام قسموں میں ایسا نہیں ہوتا۔ اس کے بعد آگے لکھتے ہیں کہ بعد میں زندیق (بے دین) طبیب آئے اور انہوں نے کہا کہ جنون کی صرف ایک ہی قسم ہے لیکن جس شخص کو ان روحوں کے بارے میں عقل و معرفت حاصل ہوگی اور اسے ان کی تاثیرات کا علم ہوگا تو وہ ان کی جہالت اور کم عقلی پر ہنسے گا۔

جنون کی اس قسم کے علاج کے دو پہلو ہیں۔ ایک پہلو تو آسیب زدہ کی طرف سے ہے اور دوسرا معالج کی طرف سے۔ آسیب زدہ کی طرف سے تو یہ ہے کہ وہ نفسیاتی قوت سے کام لے اور ان تمام روحوں کو پیدا کرنے والے کی طرف صدق دل سے متوجہ ہو اور صحیح طور پر دل و زبان کی ہم آہنگی کے ساتھ تعوذ کرے، یہ گویا جنگ کی ایک قسم ہے اور جنگجو کو اپنے دشمن پر غلبہ پانے کےلئے کامیابی حاصل ہو نہیں سکتی جب تک اس میں دو باتیں نہ ہوں، ایک تو یہ کہ اسلحہ فی نفسہ صحیح اور بہت اعلیٰ کوالٹی کا ہو اور دوسرا یہ کہ اس کا اپنا بازو بھی مضبوط ہو۔ جب ان میں سے ایک شرط بھی ختم ہوگئی تو اسلحہ کی موجودگی اس کےلئے کوئی بہت مفید ثابت نہ ہوگی اور اگر دونوں پہلو ہی ختم ہوں تو پھر کسی کو اپنے دشمن کے مقابلہ میں فتح کس طرح حاصل ہوسکتی ہے یعنی دل اگر توحید، توکل، تقویٰ اور توجہ سے خالی ہو اور ہتھیار بھی نہ ہو تو پھر کامیابی کیسے حاصل ہوگی؟

علاج کے دوسرے پہلو کا تعلق معالج سے ہے۔ معالج میں بھی مذکورہ دونوں باتوں کا ہونا ضروری ہے حتیٰ کہ کئی معالج صرف اتنی بات کہتے ہیں کہ ''اس کے جسم سے نکل جا'' یا وہ صرف ''بسم اللہ'' یا ''لاحول ولاقوۃ الا باللہ'' کہتے ہیں تو جن، انسان کے جسم سے نکل جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ یہ فرمایا کرتے تھے ''اے اللہ کے دشمن! میں اللہ کا رسول تجھ سے یہ کہتا ہوں کہ نکل جا۔'' (چنانچہ جن نکل جاتا تھا)۔

میں نے اپنے شیخ (امام ابن تیمیہؒ) کو دیکھا کہ وہ آسیب زدہ کے پاس اپنے کسی قاصد کو بھیج دیتے جو یہ کہتا ہے کہ شیخ نے تجھ سے یہ کہا ہے کہ نکل جا کیونکہ اس انسان کو تکلیف دینا تیرے لئے حلال نہیں ہے تو اس سے آسیب زدہ کو فوراً افاقہ ہوجاتا۔ بسا اوقات استاد گرامی خود بھی جن سے بات کرتے اور اگر کبھی جن سرکش ہوتا تو اسے مار کر باہر نکالتے، آسیب زدہ صحیح ہوجاتا اور مار کی وجہ سے اسے کوئی تکلیف محسوس نہ ہوتی۔ ہم نے اور دیگر لوگوں نے کئی بار اس طرح کے مناظر دیکھے ہیں۔ الغرض جنون کی اس قسم اور اس کے علاج کا صرف وہی شخص منکر ہوسکتا ہے جس کے پاس علم، عقل اور معرفت کی کمی ہو۔ خبیث روحوں کا تسلط اکثر اس وجہ سے ہوتا ہے کہ متاثرہ لوگوں میں دین کی کمی، دلوں اور زبانوں کی خرابی کی وجہ سے اور ذکر، تعوذات اور نبوی و ایمانی تحصنات سے دوری کی وجہ سے شیطانوں کو ان پر تسلط جمالینا آسان ہوجاتا ہے کیونکہ خبیث روحیں جب یہ دیکھتی ہیں کہ یہ شخص غیر مسلح ہے یہا کبھی یہ دیکھتی ہیں کہ یہ عریاں تو وہ اس کے جسم میں داخل ہوجاتی ہیں۔'' امام ابن قیمؒ کا کلام یہاں ختم ہوا۔

ہم نے یہ جو اولہ شرعیہ اور اہل سنت والجماعت کے علم کے اجماع کی روشنی میں ذکر کیا ہے کہ جن انسانوں کے جسم میں داخل ہوسکتے ہیں تو اس سے قارئین کرام کت سامنے یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ اس شخص کا قول باطل ہے جو اس کا انکار کرے نیز اس سے یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ فضیلۃ الشیخ علی طنطاوی نے اس کا جو انکار کیا ہے، تو یہ ان کی غلطی ہے۔ انہوں نے اپنی بات میں یہ بھی کہا ہے کہ اگر ان کی حق کی طرف رہنمائی کی جائے تو وہ رجوع کرلیں گے، لہٰذا امید ہے کہ ہم نے ان سطور میں جو کچھ ذکر کیا ہے شاید اسے پڑھنے کے بعد وہ راہ صواب کی طرف لوٹ آئیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور ان کےلئے ہدایت و توفیق کی دعا کرتے ہیں۔

ہم نے جو کچھ بیان کیا ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اخبار ''الندوۃ'' نے اپنی ۱۴ شوال ۱۴۰۷ ہجری کی اشاعت میں صفحہ ۸ پر ڈاکٹر محمد عرفان کے حوالے سے جو یہ لکھا ہے کہ جنون کا کلمہ ''قاموس طبی'' میں موجود ہی نہیں ہے تو یہ بھی غلط ہے، نیز یہ کہ جن کا انسان کے جسم میں داخل ہونا اور اس کی زبان سے بات کرنا سو فی صد غلط علمی مفہوم ہے حالانکہ یہ سب

باطل ہے اور اس کا سبب امور شرعیہ کے بارے میں علم کی کمی اور اہل سنت والجماعت کے اہل علم کے اقوال سے ناواقفیت ہے، کیونکہ اگر یہ مسئلہ بہت سے اطباء سے مخفی رہا ہے تو یہ عدم وجود کی دلیل نہیں بلکہ ان اطباء کی بہت بڑی جہالت کی دلیل ہے کہ یہ اس امر سے ناواقف ہیں جسے بے شمار ایسے علماء جانتے ہیں جو صداقت، امامت اور دینی بصیرت میں معروف ہیں بلکہ اس پر تو اہل سنت والجماعت کا اجماع ہے جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے اسے تمام اہل علم سے نقل کیا ہے۔ ابو الحسن اشعری نے بھی یہی لکھا ہے کہ ''یہ اہل سنت والجماعت سے منقول ہے۔'' نیز امام ابو الحسن اشعری کے حوالہ سے علامہ ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ شبلی حنفی المتوفی ۷۰۰ ہجری نے اپنی کتاب اکام المرجان فی غرائب الاخبار واحکام الجان۔ کے باب نمبر ۵۱ میں بھی یہی ذکر کیا ہے۔

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے یہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ اطباء کے ائمہ وعقلاء اس کا اعتراف کرتے ہیں، وہ اس کا انکار نہیں کرتے۔ اس کا انکار کرنے والے جاہل، گھٹیا اور نچلے درجہ کے اطباء اور زندیقیت پر اعتقاد رکھنے والے لوگ ہیں۔ لہذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ وہ ان حقائق کو جو ہم نے ذکر کئے ہیں جان لیں اور مضبوطی سے تھام لیں اور جاہل اطباء اور ان لوگوں کی باتوں سے فریب خوردہ نہ ہوں جو علم وبصیرت کے بغیر محض جاہل طبیبوں اور معتزلہ وغیرہ بدعتیوں کی تقلید کی بنیاد پر ان کا انکار کرتے ہیں۔ واللہ المستعان!

نوٹ : ہم نے رسول اللہ ﷺ کی احادیث صحیحہ اور اہل علم کا جو کلام ذکر کیا ہے تو یہ اس بات پر بھی دلالت کناں ہے کہ جن سے مخاطب ہونا، اسے وعظ ونصیحت کرنا، اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دینا اور اس کا اس دعوت کو قبول کرلینا، اس ارشاد باری تعالی کے مخالف نہیں جسے اللہ تعالی نے سورہ ص میں حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واقعہ کے ضمن میں ذکر فرمایا ہے کہ انہوں نے یہ دعا کی تھی کہ :

رَبِّ اغفِر لى وَهَب لى مُلكًا لا يَنبَغى لِأَحَدٍ مِن بَعدى إِنَّكَ أَنتَ الوَهّابُ ٣٥ ... سورة ص

''اے میرے پروردگار! میری مغفرت فرما اور مجھ کو ایسی بادشاہی عطا کر جو میرے بعد کسی کو شایاں نہ ہو، بے شک تو بڑا عطا فرمانے والا ہے۔''

اسی طرح جن کو نیکی کا حکم دینا، برائی سے منع کرنا اور اگر وہ انسان کے جسم سے نکلنے سے انکار کرے تو اسے مارنا بھی آیت مذکورہ کے خلاف نہیں ہے بلکہ یہ تو واجب اور ظالم کو ظلم سے روکنے، مظلوم کی مدد کرنے، نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کے قبیل سے ہے کیونکہ جن، درحقیقت انسان پر ظلم کر رہا ہوتا ہے اور صحیح حدیث کے حوالہ سے قبل ازیں یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شیطان کا گلا اس قدر دبایا کہ اس کا لعاب آپؐ کے دست مبارک پر بہنے لگا اور آپؐ نے فرمایا ''اگر میرے بھائی سلیمان کی دعا نہ ہوتی تو لوگ صبح کے وقت اس شیطان کو بندھا ہوا دیکھتے۔'' صحیح مسلم میں حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''اللہ کا دشمن ابلیس میرے پاس آگ کا ایک انگارہ لایا تاکہ اسے میرے چہرے پر لگا دے تو میں نے تین بار کہا اعوذ باللہ منک ''میں اللہ تعالی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔'' پھر میں نے کہا ''میں تجھ پر اللہ تعالی کی مکمل لعنت بھیجتا ہوں۔ پھر میں نے ارادہ کیا کہ اسے پکڑلوں لیکن اللہ کی قسم! اگر ہمارے بھائی سلیمان کی دعا نہ ہوتی تو صبح تک وہ یہاں بندھا ہوتا حتی کہ اہل مدینہ کے بچے اس کے ساتھ کھیلتے۔'' چنانچہ اس مفہوم کی اور بھی بہت سی احادیث ہیں۔ اس سلسلہ میں اہل علم کے اقوال بھی بہت ہیں لیکن امید ہے کہ ہم نے جو کچھ ذکر کیا یہ کافی ہوگا اور اس میں طالب حق کے لئے قناعت کا سامان ہوگا۔ اللہ تعالی سے اس کے اسماء حسنی اور صفات علیا کے واسطہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور سب مسلمانوں کو دین میں فقاہت واستقامت عطا فرمائے اور ہمیں اقوال واعمال میں اصابت حق کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اور سب مسلمانوں کو اس بات سے پناہ دے کہ ہم علم کے بغیر کوئی بات کریں یا کسی ایسی بات کا انکار کریں جس کا ہمیں علم نہ ہو، بے شک وہی کارساز وقادر ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص82

محدث فتویٰ